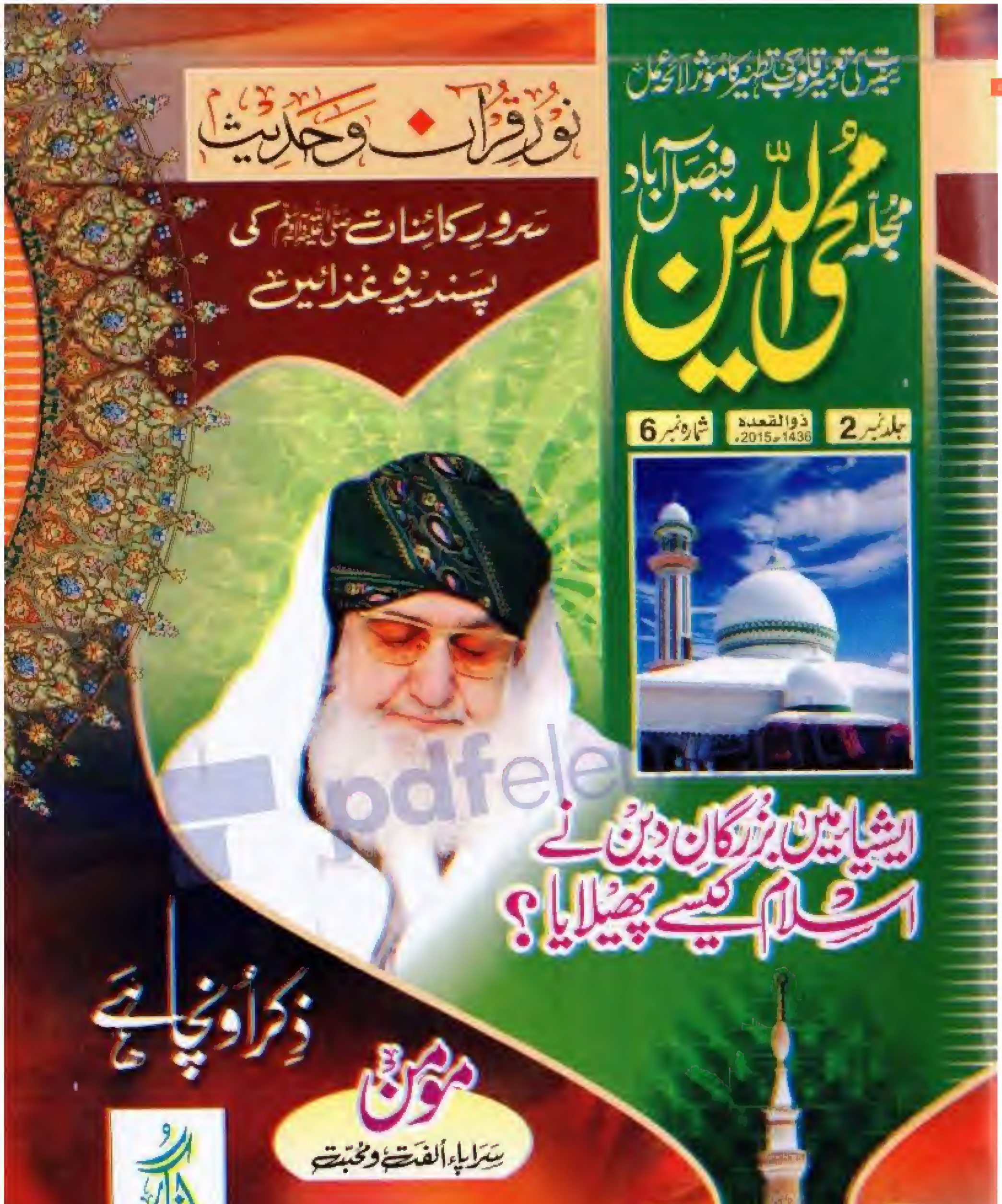
سیرت کی تعمیر قلوب کی تطہیر کا موثر لائحہ عمل
مجلہ محی الدین فیصل آباد
جلد نمبر 2
ذوالقعدہ 1436ھ 2015ء
شمارہ نمبر 6
نور قرآن و حدیث
سرورِ کائنات ﷺ کی پسندیدہ غذائیں
ایشیا میں بزرگانِ دین نے اسلام کیسے پھیلایا؟
ذکر اونچا ہے
مومن سراپاء الفت و محبت
انگور کے فوائد
تزکیہ نفس کے اصول
تعلیمات غوثیہ کی روشنی میں
آدابِ اذان

زیرِ سرپرستی آفتابِ علم و حکمت واقفِ رموزِ حقیقت
سفیرِ عشقِ رسول سرتاج الاولیاء مرشدِ کریم
حضرت علامہ
پیر محمد علاؤالدین صدیقی
زیبِ سجادہ آستانہ عالیہ نیریاں شریف آزاد کشمیر
چیئرمین محی الدین ٹرسٹ انٹرنیشنل چیئرمین نور ٹی وی

بتاریخ
4 ستمبر 2015 بروز جمعۃ المبارک بعد نمازِ عصر
بمقام
میلاد روڈ 186 - صدیقی سٹریٹ
گلشن کالونی فیصل آباد

ختمِ پاک
حضرت قبلہ حاجی
شیخ محمد یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ صدارت
علامہ سید قاسم علی شاہ صاحب
شیخ الحدیث علامہ محمد مرتضیٰ عطائی
سید طاہر کاظمی شاہ
علامہ مفتی باغ علی رضوی
صداقت علی شاہ

تلاوت: زینت القراء
قاری احمد رضا قادری صاحب

زیرِ سرپرستی
حضرت قبلہ
ڈاکٹر امتیاز احمد شیخ صاحب
ڈاکٹر محمود یوسف شیخ صاحب
شیخ فاروق یوسف صاحب

بیان
اُستاذ العلماء حضرت علامہ
خواجہ وحید احمد قادری صاحب

نعت خوان حضرات
محمد بابر صدیقی صاحب
محمد عاطف امین صدیقی صاحب
محمد عدیل شاہد قادری صاحب

پروگرام
بعد نمازِ عصر
ختم خواجگان، محفل درود شریف
بعد نمازِ مغرب
تلاوت و نعت و خطاب، حلقہ ذکر و دعا
بعد نمازِ عشاء — لنگر شریف

تمام پیر بھائیوں سے اور دوستوں سے گذارش ہے کہ میرے والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ کے ایصالِ ثواب کیلئے کلمہ شریف، درود شریف، قرآن مجید پڑھ کر ساتھ لائیں۔ جزاک اللہ

الداعی محمد عدیل یوسف صدیقی خادم جامعہ محی الدین صدیقیہ فیصل آباد
0321-7611417

سیرت کی تعمیر قلوب کی تطہیر کا مؤثر لائحہ عمل
نقیب صبح سعادت
مجلہ محی الدین فیصل آباد
جلد نمبر 2 ذوالقعدہ 1436ھ 2015 شمارہ نمبر 6

فیضانِ صدیقی جاری رہیگا
بفیضانِ نظر سلطان نیریؒ حضرت خواجہ غلام محی الدین غزنویؒ
زیرِ ظلِ عاطفت آفتابِ علم و حکمت واقفِ رموزِ حقیقت
حضرت پیر محمد علاؤالدین صدیقی صاحب
زیبِ سجادہ آستانہ عالیہ نیریاں شریف آزاد کشمیر

زیرِ سرپرستی
صاحبزادہ سلطان العارفین صدیقی
صاحبزادہ پیر نور العارفین صدیقی
صاحبزادہ پیر زاہد قاسم صدیقی صاحب

مجلسِ ادارت
پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحٰق قریشی صاحب
شیخ الحدیث علامہ محمد مرتضیٰ عطائی صاحب
علامہ محمد معظم الحق محمودی صاحب
علامہ خواجہ وحید احمد قادری صاحب
ڈاکٹر عبدالشکور ساجد صاحب
پروفیسر عبدالخالق توکلی صاحب

مدیرِ اعلیٰ
حافظ محمد عدیل یوسف صدیقی
مدیرِ معاون
پروفیسر ڈاکٹر محمد عبداللہ صدیقی
مدیر
محمد دانش صدیقی ایڈووکیٹ

ہدیہ 10 روپے

اس شمارے میں

اداریہ: مومن سراپا الفت و محبت ــــــ 2
نورِ قرآن: مقبول بندے کا انعام ــــــ 4
نورِ حدیث: فضائلِ صدقہ ــــــ 6
ایشیاء میں بزرگانِ دین نے اسلام کیسے پھیلایا؟ 8
ذکر اونچا ہے ــــــ 10
آدابِ اذان ــــــ 16
سرورِ کائنات ﷺ کی پسندیدہ غذائیں ــــــ 18
تزکیہ نفس کے اصول تعلیماتِ غوثیہ کی روشنی میں 24
انگور کے فوائد ــــــ 27

مجلسِ رفقاء
ڈاکٹر امتیاز احمد شیخ (ریجنل ڈائریکٹر دارِ ارقم سکولز)
ڈاکٹر محمود یوسف شیخ (چیئرمین فیصل آباد کلاتھ بورڈ)
شیخ محمد بشیر داؤد صدیقی (داؤد ٹیکسٹائل ملز)
شیخ محمد آصف صدیقی (سدمے شیخ فیبرکس)
شیخ محمد شہزاد صدیقی (الجھت ڈائینگ)
حاجی محمد شبیر صدیقی (منیر شبیر کاٹن ہاؤس)
شیخ محمد نعیم صدیقی (صدیقی فیبرکس)
حاجی محمد عادل صدیقی (غنی آرکس)
صوفی محمد صفدر صدیقی، صوفی محمد رمضان ڈوگر صدیقی
محمد عاطف امین صدیقی، انعام الحق صدیقی
محمد بابر صدیقی، محمد اظہر صدیقی، محمد عمران نقشبندی
صوفی غلام رسول شرقپوری، قیصر سبحانی صدیقی
خلیفہ مشتاق احمد علائی علامہ مظہر الحق صدیقی
پروفیسر سید تہور حسین، پروفیسر توحید عالم نقشبندی
و
جملہ ممبران
محی الدین ٹرسٹ انٹرنیشنل فیصل آباد

کمپوزنگ: محمد عثمان قادری • ٹائٹل ڈیزائن: محمد کلیم رضا
رابطہ آفس
فاروق آرٹس
سیکنڈ فلور وکیلانوالی گلی نمبر 4-5 کچہری بازار فیصل آباد
رابطہ نمبرز
041-2636130
0321-7611417
ناشر
صدیقیہ پبلیکیشنز فیصل آباد
جامع مسجد محی الدین
سدھار (سبزی منڈی) جھنگ روڈ فیصل آباد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مومن سراپا الفت و محبت

قارئین کرام السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

امید ہے آپ بصحت و عافیت ہونگے اور اپنی صحت و تندرستی کے ساتھ دین متین کی سر بلندی کے لیے بھی کوشاں ہوں گے۔۔۔۔آپ کا وجود معاشرے میں خیر و بھلائی کا سامان ہوگا۔۔۔۔آپ ہر کسی سے محبت والفت رکھتے ہوں گے۔۔۔۔پھر اس کے نتیجے میں ہر کوئی آپ سے بھی الفت و محبت رکھتا ہوگا۔۔۔۔یقیناً وہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں جو ہر کسی سے محبت اور پیار کرتے ہیں۔۔۔۔یہ وہ عظمت ہے جس کا حصول ہر انسان کو کرنا ہے۔تا کہ معاشرہ میں فیضان محبت کی تقسیم کا سلسلہ جاری رہ سکے۔

حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد پاک ہے۔

''مومن سراپا الفت و محبت ہے اور اس آدمی میں سرے سے کوئی خیر و خوبی نہیں جو نہ تو دوسروں سے محبت کرے اور نہ دوسرے ہی اس سے محبت کریں''۔(مشکوۃ)

آپ خود بھی اچھے بنیں اور اچھے دوستوں کا انتخاب کریں۔ ہمیشہ نیک اور صالح لوگوں سے دوستی کریں۔کہ ہمارے پیارے نبی ﷺ فرماتے ہیں۔

''آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔اس لیے ہر آدمی کو غور کر لینا چاہیے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے''۔(مسند احمد، مشکوۃ)

دوست کے دین پر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آدمی اپنے دوست کی صحبت میں بیٹھے گا۔تو وہی جذبات خیالات اور وہی ذوق ورجحان اس میں بھی پیدا ہوگا۔جو اس کے دوست میں ہے۔

''اچھے اور برے دوست کی مثال مشک بیچنے والے اور بھٹی دھونکنے والے لوہار کی طرح

ہے۔کہ مشک والے کے پاس خوشبو نہ بھی خرید و گے تو پھر بھی خوشبو میسر آئے گی۔لیکن لوہار کی بھٹی تمھارے کپڑے جلائے گی یا تمھارے دماغ میں اس کی بدبو پہنچے گی۔

دوستوں سے صرف اللہ کیلئے الفت و محبت کریں۔خوش رہیں۔۔۔۔۔خوشیاں تقسیم کریں۔۔۔۔خود بھی خدمت دین کریں۔۔۔۔اپنے دوستوں کو بھی راغب کریں کہ اسی میں بقاء ہے۔

حضور پرنور ﷺ کی اس دعا پر اختتام کرتا ہوں۔

''ہمارے محبوب ﷺ نے اللہ سے یہ دعا مانگی''۔

(خدایا میں تجھ سے نیک کاموں کی توفیق چاہتا ہوں اور برے کاموں سے بچنے کی قوت چاہتا ہوں اور مسکینوں کی محبت چاہتا ہوں۔اور یہ کہ تو میری مغفرت فرمادے اور مجھ پر رحم فرما دے اور جب تو کسی قوم کو عذاب میں مبتلا کرنا چاہے تو مجھے اس حال میں اٹھا کہ میں اس سے محفوظ رہوں اور میں تجھ سے تیری محبت کا سوال کرتا ہوں اور اس شخص کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو تجھ سے محبت کرتا ہے۔اور اس عمل کی توفیق چاہتا ہوں جو تیرے قرب کا ذریعہ ہو''۔(مسند احمد)

از

مدیر اعلیٰ

برادران طریقت سے التماس

ماہنامہ محی الدین آپ کا اپنا ہے۔قلم اٹھائیں تحریر کریں ہمیں پہنچائیں ہم آپ کی زینت بنائیں گے اس طرح آپ بھی علم کی تقسیم میں ہمارے ہمسفر بن جائیں گے۔بات سب کے بھلے کی ہے۔(ادارہ)

نور قرآن

مقبول بندے کا انعام

انتخاب:۔ غلام رسول نقشبندی مجددی صاحب

ترجمہ: اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی پیروی کی اُن کی اولاد نے ایمان کے ساتھ۔ ہم ملا دیں گے اُن کے ساتھ اُن کی اولاد کو۔ ان کے عملوں کی جزا میں۔ ہر شخص اپنے اپنے اعمال میں اسیر ہوگا۔ (پارہ نمبر ۲۷ سورۃ الطور)

اس میں تو کوئی شک نہیں کہ انسان کی نیکی کا اجر ضائع نہیں ہوتا۔ جو بھی چھوٹی سے چھوٹی نیکی ہے وہ اجر سے خالی نہیں ہوتی۔ کرم کی بات ہے۔ کہ اگر والدین متقی پرہیزگار ہوں گے۔ اور اُن کو بخشش نصیب ہوگی ان کی وہ اولاد جو ایمان کی حالت میں دنیا سے رخصت ہوئی اُن کو اپنے والدین کے درجے پر فائز کر دیا جائے گا۔ اس لئے کہ والدین کو اُن کی اولاد کی خوشی میسر آئے۔ حالانکہ اولاد کے اعمال اُس اعلیٰ درجے پر فائز ہونے کے قابل نہ ہوں گے۔ ہمیں بھی ایسی زندگی گزارنا ہے۔ کہ جس سے ہمیں بھی بخشش و مغفرت اور ہماری اولاد کو بھی فیض نصیب ہو۔ ملاحظہ ہو تفسیر آیت کی۔

اس آیت میں اُس انعام کا ذکر کیا جا رہا ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندوں کو سرفراز فرمائے گا۔ اگر ان کی اولاد باایمان اس دنیا سے رخصت ہوتی ہے۔ تو جنت میں وہ اپنے والدین کے ساتھ ملا دی جائے گی۔ اگرچہ ان کے اعمال زیادہ اچھے نہ ہوں۔

متقی والدین کے ساتھ اولاد کو ملانا اس لئے ہے کہ اپنے بچوں کو یوں خوش و خرم دیکھ کر ہمارے پیارے بندوں کی آنکھیں ٹھنڈی اور دل مسرور ہوں گے وہ انہیں کے پاس ان مقامات رفیعہ میں ہمارے لطف و احسان سے محظوظ ہوتے رہیں گے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل مومن کی اولاد کو بھی جنت میں اس کا درجہ عطا فرمائے گا۔ اگرچہ وہ اپنے عمل کے ذریعے وہاں رہنے کا مستحق نہ ہو۔ یہ اس لئے تاکہ انہیں اس مقام پر دیکھ کر اس نیک بندے کی آنکھیں

ٹھنڈی ہوں۔ (تفسیر ضیاء القرآن جلد چہارم)

گویا مقبول بندے کا یہ انعام ہے۔ کہ اُسے اسکی اولاد کی خوشیاں بھی جنت میں عطا ہوں گی۔ کیا ہی بہار والی زندگی ہے۔ کہ جس میں گناہ نہ ہوا اور نیکی ہے جس کے سبب مقبولین میں شامل ہو جانا نصیب ہو جائے۔ اللہ کریم ہمیں بھی مقبول لوگوں میں شامل فرمائے۔ آمین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص جمعہ کے دن نمازِ عصر کے بعد اپنی جگہ سے اُٹھنے سے پہلے ۸۰ مرتبہ یہ درود شریف پڑھے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا

اسکے ۸۰ سال کے گناہ معاف ہونگے اور ۸۰ سال کی عبادت کا ثواب اس کے لئے لکھا جائیگا اور ایک روایت میں ہے کہ مجھ پر درود پڑھنا پل صراط پر گذرنے کے وقت نور ہے۔

طالب دعا:۔ حافظ دانیال احمد، محمد احمد، عالیان احمد، محمد کشف حسین

pdfelement
Remove Watermark Now

نورِ حدیث

فضائلِ صدقہ

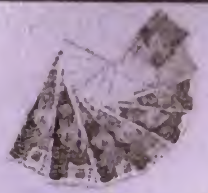

از: مدیر اعلیٰ

اتقوا النار ولو بشق تمرۃ فانھا تقیم العوج و تدفع میتۃ السوء

(مسند ابی یعلی، مسند ابی بکر صدیق، ج ا ص ۸۶ رقم الحدیث)

حضور نبی کریم ﷺ کا ارشادِ مقدس ہے۔ اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ اگر چہ چھوہارے کا ایک ٹکڑا صدقہ کرنے سے ہی نجات حاصل ہو جائے۔ کہ وہ ٹیڑے پن کو سیدھا اور بُری موت کو دور کرتا ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ کا ارشادِ مقدس ہے۔ افضل صدقہ یہ ہے۔ کہ تم کسی بھوکے کو کھانا کھلا دو۔ (شعب الایمان)

حضور نبی کریم ﷺ کا ارشادِ مقدس ہے۔ بے شک مسلمان کا صدقہ عمر کو بڑھا دیتا ہے۔ (المعجم الکبیر)

حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔ ہر شخص قیامت کے دن اپنے صدقہ کے سایے میں ہوگا۔ یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا۔ (المسند امام احمد بن حنبل)

صدقہ جب صدقہ دینے والے کے ہاتھ سے نکلتا ہے۔ تو وہ کلام کرتا ہے۔ کہ میں چھوٹا تھا تم نے مجھے بڑا کر دیا۔ تو میری حفاظت کرتا تھا اب میں تیرا محافظ ہوں۔ میں دشمن تھا تو تو نے مجھے دوست بنالیا۔ میں فانی تھا۔ تو نے مجھے باقی بنالیا۔ میں تھوڑا تھا تو نے مجھے کثیر بنالیا۔

صدقہ خواہ کسی جنس اور کسی رنگ میں دیا جائے۔ دوزخ کی آگ سے نجات کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ دنیا اور آخرت کی آزمائشوں مصیبتوں اور خطرات سے نجات کا ذریعہ بنتا ہے۔

حضور سرورِ کائنات قاسمِ جنت و کوثر ﷺ کا ارشاد ہے۔ صدقہ ستر مصیبتوں سے نجات کا باعث بنتا ہے۔ ان تمام مصیبتوں میں سب سے ہلکی اور آسان مصیبت جذام اور برص کی بیماری

ہے۔ جس سے صدقہ نجات دیتا ہے۔

ہمارے پیارے نبی ﷺ کا فرمانِ ذیشان ہے۔ کہ جب اللہ رب العالمین نے زمین کو پیدا فرمایا تو یہ حرکت کرنے لگی۔ تو اللہ رب العالمین نے پہاڑ پیدا فرمائے۔ تو زمین کو قرار حاصل ہو گیا۔ اس پر فرشتوں نے تعجب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا۔ یا رب العالمین تو نے کوئی چیز پہاڑوں سے بھی زیادہ مضبوط پیدا فرمائی۔ اللہ رب العالمین نے ارشاد فرمایا۔ ہاں وہ لوہا ہے۔ فرشتوں نے عرض کیا۔ کوئی چیز لوہے سے بھی زیادہ سخت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ہاں وہ آگ ہے۔ فرشتوں نے پھر عرض کیا۔ کیا کوئی آگ سے بھی زیادہ چیز سخت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں وہ پانی ہے۔ فرشتے پھر عرض کرنے لگے۔ تیری مخلوق میں پانی سے بھی کوئی چیز سخت ہے۔ اللہ نے فرمایا ہاں وہ ہوا ہے۔ فرشتے پھر عرض کرتے ہیں۔ ہوا۔ سے بھی زیادہ کوئی چیز سخت ہے۔ تو اللہ رب العالمین نے فرمایا۔ ہاں ابنِ آدم کا وہ صدقہ ہے۔ جو اپنے دائیں ہاتھ سے دیتا ہے اور اسے بائیں ہاتھ سے چھپاتا ہے۔ پس یہ اس ہوا سے بھی زیادہ سخت ہے۔

نفلی صدقہ چھپ کر کریں اس لئے کہ قرآن مجید کا اعلان ہے۔

"اگر تم اس صدقہ کو مخفی رکھو گے اور فقراء کو عطا کرو گے تمہارے لئے بہتر ہے"۔

صدقہ حلال اور پاک مال سے دیا جائے۔ اور احسان نہ جتلایا جائے۔ اور نہ ہی دکھلاوے کے لئے خرچ کیا جائے۔ یوں بندہ مومن کے لئے لازم ہے۔ کہ اس کا ہر عمل اللہ تعالیٰ اور رسول مکرم ﷺ کی رضا کے لئے ہونا چاہیے۔

اللہ کریم ہم سب کو صدقہ کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

برادرانِ اسلام سے گذارش

مجلہ محی الدین جس کا ہدیہ صرف -/10 روپے مقرر کیا گیا ہے۔ ہر مہینے آپ زیادہ تعداد میں خرید کر اپنے دفتر، اپنی دکان پر رکھ کر دوستوں میں تقسیم فرمائیں۔ ایک فرد پر -/10 روپے خرچ کرنے سے کسی کی زندگی میں تبدیلی آسکتی ہے۔ رابطہ فرما کر ہر ماہ کی خریداری ضرور حاصل کریں۔ (ادارہ)

ایشیاء میں بزرگانِ دین نے اسلام کیسے پھیلایا؟

مرشد کریم حضرت علامہ پیر محمد علاؤالدین صدیقی دامت برکاتہم العالیہ کے ملفوظات ''مفتاح الکنز'' سے انتخاب

عرب کی ضلالت زدہ بستیوں اور قعرِ مذلت میں ڈوبی انسانی تصویروں کو آفتابِ نبوت نے جس شفقت ورافت اور فیضان کی ہمہ گیر وسعت سے راہنمائی فرما کر عظمت و عافیت دانش و طہارت کی منزل بخشی اور ضلالت کے اندھیروں میں ہدایت کے چراغ روشن فرما کر مقصدِ حیات کی تکمیل فرمائی تاریخ عالم میں وہ ایک منفرد اور درخشندہ عنوان ہے۔ یہی عنوان تدوین تاریخ کی جان اور بنیاد ہے۔

فیضان نبوت کے جلووں کو سینے اور دل کی پہنائیوں میں جذب کرنے والے اہل صدق وطہارت ہر گوشہ آفاق میں پہنچ کر انسانی زندگی کی سیرت کے خدوخال کی تعمیر اور دلوں کی تسخیر میں مصروف ہوگئے۔ اس بنیادی دعویٰ کی توثیق وتصدیق کے لئے ایشیاء کے ویرانے اور صحرائیں کیفیت حیات سے بے خبر انسانی بستیاں ایمان افروز اسلام انگیز انقلاب سے روشن ہو کر برہانِ اتم بن گئیں۔ ان قدسی پیکرانِ صدق وصفاء نے اپنے نور باطن، ایمانی فراست خلق و مروت، زہد وطہارت اور توکل وتبتل کی شمع سے شاہراہ حیات کو منور کر کے مالک حقیقی سے بچھڑے ہوئے انسانوں کو دعوتِ پرواز دیکر قرب کے مقام کی راہنمائی فرمائی۔

صوفیاء اہل اللہ یعنی اللہ۔ کے فقیروں اور نبی پاک ﷺ کے سفیروں نے علم وعمل کے زور سے کہیں زیادہ قوتِ نگاہ سے دلوں کے قلعے سام کیے اور ان میں خلق محمدی کے چراغ جلائے۔ باطل نقش مٹائے، پیشانیوں کو حق کی بارگاہ میں جھکا کر سجدہ ریزی کا ذوق عطاء کیا جس کے نتیجہ میں کفر کی تاریک راتوں میں ضیاء اسلام کا سورج طلوع پر کر عقائد کے ویرانوں کو تعلیمات قرآن یعنی سیرتِ محمدی ﷺ کے گلہائے رنگین سے آباد فرمانے لگا۔ بُت خانوں میں

بھی توحید ورسالت کے گیت گائے جانے لگے۔ دجل وفریب، فسق وافتراق، لوٹ مار قتل و غارت طبقاتی اختلاف، اونچ نیچ کی امتیازی سرحدوں کو حسنِ اخلاق اور عمل کے تقدس سے محو کر کے محبت، اتحاد پیار وشفقت، ذوق عبادت، جذبہ اخوت احساسِ مروت کی حسین کرنیں شاہراہ حیات پر بچھا دیئے جوانوں بزرگوں ضعیفوں توانا و ناتوانوں، عورتوں مردوں کو باشعور زندگی دی۔ ہندوستان کا سارا وطن بلکہ ایشیاء کا چپہ چپہ ان باخدا حق پرستوں کے فیضانِ نگاہ سے مالا مال ہوا ہے۔ وہ اولین وسابقین اگرچہ آج اپنی ظاہری حیات کے ساتھ ہم میں نہیں مگر ان کا روشن کیا ہوا چراغ ہدایت اپنی تابانیوں کے ساتھ صبح قیامت تک دشتِ طلب کے مسافروں کی راہنمائی فرماتا رہے گا۔

آج دنیا بھر کی آسانیاں موجود ہیں۔ آسمان وزمین کے فاصلے سمٹ گے سمندر کا سینہ چاک ہوا ماہتاب زیرِ دست آیا انسان فلک پیمائی میں کامیاب ہوا۔ مگر سب کچھ ہوتے ہوئے دلوں سے دل بچھڑ گے انسانیت کے چہرہ پر غفلت، نفس پرستی خود بینی، بے رحمی، بدعملی اور سنگدل کے داغ نمایاں ہونے لگے کیوں؟

صرف اس لئے کہ آج اس قوم نے اپنے محسنوں کی سیرت سے معنوی زندگی سنوارنے کا کام ترک کر دیا ہے۔ اسلاف اور بزرگان دین کے اخلاق وکردار کی مطابقت کے بغیر سکون طمانیت وجذبہ اخوت کا نور نہیں مل سکے گا۔

ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ ان قدسی پیکر نفوس کے نقش پاء کو راہنمائے منزل بناتے ہوئے ان کے جلائے ہوئے چراغوں سے روشنی حاصل کی جائے اور ان ہی کے متعین کردہ راہوں پر چل کر پھر سے عظمت رفتہ کی بحالی کے لئے قوم کو تصوف کے جھنڈے کے نیچے یکجا کیا جائے۔ دلوں کے قلعے محبت اور خلق محمدی کے نور سے ہی رام ہوتے ہیں۔ اور یہ قوت صرف اہل تصوف صوفیائے کرام کے پاس ہے۔

دسمبر 1982ء

ذکر اونچا ہے

از: صاحبزادہ محمد معظم الحق معظمی صاحب

قرآن مجید سرکار دو عالم ﷺ کے ذکر کو اس قدر اہمیت دیتا ہے کہ یوں محسوس ہوتا ہے کہ پورے کا پورا قرآن حضور ﷺ کی شان میں ہی نازل ہوا ہے۔ ایک مقام پر قرآن مجید میں رب کریم نے ارشاد فرمایا ہے۔ "یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک دوسرے پر افضل ہے"۔ ہر علم والے سے اوپر ایک علم والا ہوتا ہے۔ اور یہ سلسلہ عام انسانوں سے خاص انسانوں تک، پھر خاص انسانوں سے نبیوں تک، پھر نبیوں سے رسولوں تک، پھر رسولوں سے خدا تعالیٰ تک۔ ہر علم والے سے دوسرا علم والا بلند ہے۔ انسان سے نبی اور نبی سے رسول بلند ہے۔ پھر رسولوں میں سید المرسلین تمام نبیوں اور رسولوں سے علم میں بلند ہیں اور پھر ان سے اوپر اللہ کی ذات علم میں سب سے بلند ہے۔ الغرض اس حوالے سے کوئی نہ کوئی دوسرے سے درجے میں بلند ہوتا ہے۔ اس طرح یہ سلسلہ چلتے چلتے کہاں پہنچتا ہے؟ سرکارِ دو عالم ﷺ کے ذکر کی بلندی کی بات ہوئی فرمایا۔

"اے محبوب! ہم نے تیرے لئے تیرے ذکر کو بلند فرمایا"۔

جبریل امین حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں موجود ہیں۔ جبریل حضور ﷺ سے پوچھتے ہیں۔ کہ یارسول اللہ ﷺ! اللہ پوچھ رہا ہے کہ آپ کو پتا ہے کہ اللہ نے آپ کا ذکر کس طرح بلند کیا ہے؟ جواب میں حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔ (اللہ بہتر جانتا ہے) جبریل امین عرض کرتے ہیں۔ "یارسول اللہ ﷺ! اللہ فرماتا ہے۔ جب بھی میرا ذکر کیا جائے گا آپ کا ذکر بھی کیا جائے گا۔" کتنا حسین اور باوقار طریقہ ہے اور کتنا عظیم انداز ہے۔ پوری کائنات کے اندر، ہر زمانے کے میں کوئی لمحہ ایسا نہیں گزر رانہ گزر رہا ہے۔ نہ گزرے گا۔ جس میں اللہ کا ذکر نہ ہوا ہو۔ جب رب کا ذکر ہوگا۔ تو رسول اللہ ﷺ کا بھی ذکر ہوگا۔ اور جب وہ لمحہ آئے گا کہ مخلوق میں سے کوئی بھی رب کا ذکر کرنیوالا نہیں ہوگا اس وقت بھی میرے رسول اللہ ﷺ کا ذکر ہو رہا ہوگا۔ کیوں

کہ میرے رسول کا ذکر کرنے والا ہمیشہ قائم رہنے والا اللہ خود ہے۔ وہ فنا سے پاک ہے۔ لہٰذا میرے رسول کا ذکر بھی فنا سے پاک ہے۔ فرمایا۔

میں نے اپنے محبوب سے وعدہ کر رکھا ہے۔ جب بھی میرا ذکر کیا جائے گا۔ تیرا ذکر بھی وہیں ہوگا۔ جب اللہ کی توحید کا اعلان ہوگا۔ اس وقت تک اس کی وحدانیت کسی منطقی نتیجے پر نہیں پہنچ سکتی۔ جب تک یہ اقرار نہیں ہوگا۔ کہ محمد رسول اللہ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ جب توحید کا اقرار کرنے کے ساتھ ہی بغیر وقفے کے بغیر فاصلے کے اور بغیر انتظار کے "محمد رسول اللہ" کا اقرار کیا جائے گا تب ایمان بھی مکمل ہوگا اور وعدہ خدا بھی پورا ہوگا۔

قرآن مجید میں مشرکوں کے عقیدے کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ کہتے ہیں ہم اللہ کو مانتے ہیں۔ لیکن بتوں کے سامنے جو جھکتے ہیں۔ بتوں کو سجدے کرتے ہیں۔ ہمارا خیال یہ ہے کہ جب یہ راضی ہو جائیں گے۔ تو اللہ راضی ہو جائے گا۔ رب کریم نے کلمہ توحید میں دو چیزوں کا اعلان فرمایا۔ جب تک دو چیزوں کا اقرار نہیں کرو گے تمہارا ایمان مکمل نہیں ہوگا۔ ایک اللہ کو ایک ماننا دوسرا رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا اقرار کرنا۔ رب کریم نے فرمایا! میرے حبیب ﷺ سے پہلے بھی جن لوگوں نے مجھے راضی کرنے کے لیے بتوں، آگ، ستاروں، سورج اور چاند وغیرہ کو میرا شریک بنا کر اور ان کو مجھ تک پہنچنے کے لئے ذریعہ بنایا۔ اس وقت بھی یہ طریقہ غلط تھا اور قیامت تک یہ طریقہ غلط ہی رہے گا۔ کہ غیر خدا کو راضی کر کے مجھے منایا جائے۔ البتہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے اپنی پہچان کی نشانی بنا کر اس کائنات کے اندر بھیجا ہے۔ قرآن نے اس حقیقت کو ان الفاظ میں بیان کیا۔

"اے دنیا میں بسنے والے تمام انسانو! یاد رکھنا اللہ تک پہنچنے کے لئے ایک نشانی، ایک دلیل کی ضرورت ہے۔ وہ نشانی اور دلیل مصطفیٰ ﷺ کی صورت میں کائنات کے اندر جلوہ گر ہو چکی ہے۔ اور کریم نبی نے اس کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا۔ "جس نے رب کا حسن دیکھنا ہو وہ میرا مکھڑا دیکھ لے"

لوگو! جس نے رب کا حسن دیکھنا ہو وہ مصطفیٰ ﷺ کا مکھڑا دیکھ لے۔ جس میں اللہ کا

نور چمک رہا ہے۔ اس کی شانوں کا، اس کی عظمتوں کا، اگر چراغ دیکھنا ہو تو رُخِ مصطفیٰ ﷺ کو دیکھ لو۔ جو مسلمان دامن مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ وابستہ ہو جاتا ہے۔ حضور کے قدموں سے لپٹ جاتا ہے۔ حضور کی نسبت پر نازاں ہوتا ہے اور حضور ﷺ کی غلامی کا پٹہ اپنی گردن میں سجا لیتا ہے۔ تو اللہ فرماتا ہے۔ تم غلط راستے پر نہیں چل رہے ہو۔ تم شرکیہ انداز اختیار نہیں کر رہے۔ جب تمہارا تعلق میرے محبوب کے ساتھ ہو گیا ہے۔ اب معاملہ یہ ہو گیا۔ پہلے تم مجھ سے پیار کرتے تھے۔ اب میں اللہ تم سے محبت کرنے لگا ہوں۔ بلکہ اس حد تک یہ بات سمجھا دی کہ خدا کو تلاش کرنے والو! اللہ کی معرفت کے لئے عرش پر خدا کی تلاش کرنے کے لئے نہ جاؤ۔ اس ذات کے ساتھ اپنا تعلق جوڑ لو جو عرش سے ہو کے آیا ہے۔ جو عرش والے سے مل کے آیا ہے۔ اپنی ساری محبتوں کو اپنی ساری عقیدتوں کو اور اپنی ساری رفعتوں کو اس ذات پر قربان کر دو۔ رب کی معرفت سے تمہارا سینہ روشن ہو جائے گا۔ اللہ فرماتا ہے! قیام، رکوع، سجدے، میرے نام کے ذکر کا، عبادت کا ہر وہ انداز میری بارگاہ میں قبول ہوگا۔ جو میرے مصطفیٰ ﷺ نے ادا کیا ہوگا۔ حضور ﷺ کی ذات کو اپنی ذات سے اور اپنے تصورات سے اپنے خیالات سے اور اپنے ایمان کی دنیا سے کیسے نکالا جا سکتا ہے؟ حضور ﷺ سے الگ ہو کر اللہ کو کیسے پایا جا سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی بندگی کرتے وقت یعنی نماز پڑھتے وقت ہمارا منہ کعبہ کی طرف ہوتا ہے۔ جس خانہ کعبہ کی طرف اور اللہ کے جس عظیم گھر کی طرف رخ کر کے ہم نماز پڑھتے ہیں۔ اس کی حیثیت بھی قرآن نے واضح کی ہے۔ اللہ فرماتا ہے۔ ہم نے یہ قبلہ، قبلہ اس لئے بنایا ہے۔ تا کہ دنیا میں رہنے والے عبادت گزاروں کے حوالے سے ہم یہ دیکھ لیں کون ہمارے رسول کی اتباع کرتا ہے۔ کیونکہ یہ قبلہ میرے نبی کی منشاء کے مطابق رب نے بنایا ہے۔ اب اللہ فرماتا ہے۔ کہ میں دیکھنا چاہتا ہوں۔ کہ میرے نبی نے جو قبلہ بنایا ہے۔ اس قبلے کو کون قبلہ مانتا ہے۔ اب اور جو مان لیتا ہے۔ وہ میری بارگاہ میں مقبول ہے۔ ذرا سوچئے تو سہی۔ جس قبلے کو میرے محبوب نے قبلہ کہا۔ اگر تم اُسے مان رہے ہو تمہارا ایمان بھی مکمل ہو گیا۔ تمہاری عبادتیں بھی قبول ہو گئی ہیں اور منہ طرف قبلہ شریف کے اللہ اکبر کہنا بھی قبول ہو گیا۔ مسلمان کی زندگی کا وہ کون سا

پہلو ہے۔ جس میں رسالت کا اثر نہیں۔ بڑوں کا ادب، چھوٹوں سے پیار، والدین کا احترام، برادری، پڑوسی، علماء، اولیاء کا مقام، مصطفیٰ نے ہمیں بتایا ہے۔ جنگ اور کاروبار کے قوانین، زندہ رہنے کے اعمال، زندگی کے سارے معاملات، عبادات ہوں، معاملات ہوں، اخلاق ہوں۔ الغرض زندگی کا ہر پہلو جو اللہ نے مومن کے لئے طے کیا ہے۔ وہ سب کا سب میرے مصطفیٰ ﷺ کا صدقہ نہیں تو اور کیا ہے؟ اس لئے حضور کی ذات کو درمیان سے نکال کر ہم خدا تک کیسے پہنچ سکتے ہیں؟ اسی لئے ایک محبت والے نے بڑا خوبصورت مشورہ دیا تھا۔ وہ یہ سمجھانا چاہتا ہے۔

چاہتے ہو تم اگر نکھرا ہو فردا کا رنگ
سارے عالم میں بکھیر دو گنبدِ خضراء کا رنگ

اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا کل خوبصورت ہو۔ یہ ملک سرکار دو عالم ﷺ کی تعلیمات سے مکمل ہو جائے تا کہ آنیوالی نسلوں کا مستقبل اچھا ہو جائے۔ یہاں کرپشن نہ ہو۔ یہاں دھاندلی نہ ہو۔ یہاں ڈکیتی نہ ہو۔ یہاں دہشت گردی نہ ہو۔ آنے والی نسلیں اور ہماری آنے والی اولادیں ان مصیبتوں سے ان پریشانیوں سے محفوظ ہو جائیں۔ گنبدِ خضرا کا رنگ لے کر سارے جہان میں چھڑک دو تو ہمارا کل سنور جائے گا۔

چودہ سو سال پہلے مکہ شریف کی فضاؤں کا تصور کریں مکہ کا ایک ایک پتھر بھی دشمنی پہ تلا ہوا تھا۔ اپنے اور بے گانے، جس کا جتنا ہاتھ پہنچا اس نے کسر نہ چھوڑی۔ میرے نبی ﷺ کا نور جو ایک جہان کو منور کر رہا ہے۔ اس کے بجھانے کے لئے سر سے کر قدموں تک کوششیں کر رہے تھے اور اللہ فرما رہا تھا۔

"بے شک عرب کے سارے کا فر عرب کے سارے لوگ میرے نبی کے مشن کے دشمن ہو جائیں۔ میرے نبی کی سیرت، کمالات، اخلاق، دین، قرآن اور میرے نبی کی نبوت کے دشمن ہو جائیں۔ یہ شمع جلتی رہے گی یہ چراغ جلتا ہی رہے گا۔ اس کی روشنی صرف عرب و عجم میں نہیں صرف دنیا میں ہی نہیں بلکہ اللہ کے عرش پہ بھی پہنچے گی۔

صرف اسی پر اکتفا نہیں فرمایا۔ آنے والے وقتوں میں، آنے والی گھڑیوں میں وہ وقت دور نہیں ہے جب ہر نظر تیری طرف اُٹھ رہی ہوگی۔ ہر دل تیرے راستے میں بچھا جا رہا ہوگا۔

قرآن کے پہلے چار پاروں میں رسول اللہ ﷺ کی عزتوں، عظمتوں اور رفعتوں، شانوں اور محبتوں کے بارے میں تقریباً 128 آیتیں ہیں۔ محبت والا تو قرآن کی ایک ایک آیت، ایک ایک جملے، ایک ایک کلمے، ایک ایک حرف اور ایک ایک شد و مد کو حضور ﷺ کی محبت میں دیکھے گا۔ حضور کے پیار میں ہی پڑھے گا۔

قرآن نے جو وعدہ کیا ہے کہ جس قرآن کو تم کتاب ہدایت سمجھتے ہو۔ جس کتاب کو تم نور سمجھتے ہو۔ جس قرآن کو تم روشنیوں کی بہار سمجھتے ہو۔ جس قرآن کو تم بخشش کی کنجی سمجھتے ہو۔ یہ قرآن تو میرے مصطفیٰ ﷺ کا ذکر ہے۔ فرمایا! ''ہم نے تیرے ذکر کو تیرے لئے بلند کیا''۔

ہمیں تو حضور ﷺ کی سیرت اور حضور ﷺ کی تعلیمات کو ماننا ہے۔ جس کو کوئی جانتا نہیں تھا۔ جس کو سلام کرنے کے لئے کوئی آمادہ نہیں۔ جن سے پیار کرنے کے لئے کوئی تیار نہیں۔ لیکن جب ان کی نسبت میرے حضور سے ہوگئی ان کا مقام پوری کائنات میں اونچا ہوگیا۔ ان کی عظمتوں کو سلام کرنے کے لئے انسان تو انسان فرشتے بھی قطار در قطار اُترتے ہیں اور تو اور اللہ بھی ان کی عظمتوں کی گواہی دے رہا ہے۔ ابو بکر کو کون جانتا۔ عثمان کو کون جانتا۔ علی کو کون جانتا تھا۔ عمر کو کون جانتا تھا۔ عمارہ کو کون جانتا تھا۔ ابوذر کو کون جانتا تھا۔ یہ تو پھر بھی کئی حوالوں سے معزز ہوں گے۔ کئی جوانوں سے محترم ہوں گے۔ یہ ہنر مند ہوں گے۔ یہ لائق ہوں گے۔ یہ تجربہ کار ہوں گے۔ لیکن میں جس بندے کا نام لینے لگا ہوں۔ جب تو وہ نام بولتا ہے۔ تیرے دل کے آنگن میں چاندنی سی بھر جاتی ہے۔ تیرے من کی دنیا میں روشنیوں کے گلشن آباد ہو جاتے ہیں۔ وہ نام کس کا ہے؟ اس کا قد چھوٹا تھا۔ اس کا رنگ کالا تھا۔ اس کی زبان توتلی تھی۔ اس کی ناک چھوٹی تھی۔ دنیا میں اس کو چاہنے والا کوئی نہیں تھا۔ سلام کرنے والا کوئی نہیں تھا۔ اس کا نام جاننے والا کوئی نہیں تھا۔ اس کا نام ''بلال'' ہے۔

اگر کسی بچہ حسن و جمال کا پیکر ہو۔ اس کی ہر ادا من موہنی ہو۔ اس بچے کو دنیا دیکھتی ہے۔

قربان ہونے لگتی ہے۔ فدا ہونے لگتی ہے۔ وہ پوچھتے ہیں اس بچے کا نام کیا ہے؟ تو کہتا ہے اس کا نام ''بلال'' ہے۔ کوئی اس سے پوچھتا ہے۔ کہ جس کے نام پر تم نے اپنے بچے کا نام رکھا ہے۔ اس کا تو قد بھی چھوٹا تھا۔ اس کا تو رنگ بھی کالا تھا۔ اس کے ہونٹ بھی موٹے تھے۔ اس کی تو ناک بھی چپٹی تھی۔ وہ تو غلامی کی زندگی گزار گزار کر زنجیروں میں جکڑ ہوا۔ تپتی ریت میں اپنے لہو کی قربانیاں دے کر زندگی گزارتا تھا۔ تو نے اس کے نام پہ اپنے بچے کا نام کیوں رکھ دیا۔ تو یہی جواب دے گا نا؟ کہ

تیری نسبت نے سنوارا میرا اندازِ حیات
تیرا نہ ہوتا تو سگِ دنیا ہوتا

میں نے بلال کی عزت کو دیکھا ہے۔ میں نے بلال کی عظمت کو دیکھا ہے۔ مجھے تو حضور کی نسبت نظر آئی ہے۔ یہ کمال ہے میرے محبوب کی نسبت کا اور یہ شان ہے۔ میرے محبوب کی کہ ''**ورفعنا**'' جو تیرے ساتھ وابستہ ہوگیا۔ جو تیرے در کا گداگر بن گیا۔ جو تیرے در کا سوالی بن گیا۔ جو تیری لٹکتی زلفوں کا اسیر بن گیا۔ جو

تیری محبت میں اپنا سب کچھ لٹا گیا۔ اللہ نے اس کی عزتوں کو بلند فرما دیا۔ لوگوں کی عزتوں اور شانوں کو بھی تیرے صدقے بلند کر دیا۔ اب جو تیرے ساتھ جُڑ جاتا ہے۔ اس کا نام دنیا میں اونچا ہو جاتا ہے۔ اللہ نے فرمایا۔ اللہ سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔ وہ رب العالمین ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بارے میں فرمایا۔ میں رب العالمین ہوں۔ قرآن کے بارے فرمایا۔ یہ سارے کا سارا ہدایت ہے۔ کعبے کے بارے میں یہ فرمایا کہ سارے جہانوں کے لئے ہدایت کا منبع ہے۔ حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ ماں بیٹے دونوں کے بارے میں فرمایا۔ ''سارے جہانوں کے لئے نشانی ہیں'' اپنے بارے میں فرمایا۔

''ہر ہر چیز پر میری رحمت غالب ہے'' اور جب مصطفیٰ کی باری آئی تو فرمایا۔ سارے جہانوں کے لئے محبوب کو رحمت بنا کر بھیج دیا۔ ہوا بھی رحمت، پانی بھی رحمت ہے۔ اولاد بھی نعمت ہے۔ لیکن ہوا تیز ہو جائے، پانی تیز ہو جائے اولاد نافرمان ہو جائے تو ہوا بھی زحمت بن جاتی ہے۔ پانی بھی زحمت بن جاتا ہے۔ اولاد بھی زحمت بن جاتی ہے۔ لیکن محبوب سراپا رحمت ہی رحمت ہے۔

pdfelement
Remove Watermark Now

Remove Watermark Now

آدابِ اذان

از: استاذ العلماء خواجہ وحید احمد قادری صاحب

حضور اکرم ﷺ کے ایک ارشاد کا مطلب ہے کہ اذان دینے کی فضیلت معلوم ہو جائے۔ تو پھر مسلمان اس کی سعادت کو حاصل کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کریں گے، حتیٰ کہ قرعہ ڈالنا بھی پڑے تو تیار ہو جائیں گے کہ یہ فضیلت انہیں حاصل ہو۔ ابوداود میں ہے، ارشادِ نبوی ہوا۔ اے اللہ! امام کو رشد و ہدایت عطا فرما اور موذن کو بخشش دے اس سعادت اور فضیلت کا کیا کہنا! اسی لیے اسلام نے یہ پسند نہ کیا کہ کوئی اس سے محروم رہے۔ چنانچہ حکم ہے کہ جب اذان دی جائے تو سب مسلمان جو اذان سنیں اذان کے الفاظ دہراتے چلے جائیں۔ حضور اکرم ﷺ نے اذان کے الفاظ دہرانے کی ترغیب دی اور ارشاد فرمایا۔ کہ جو دل سے ان کلمات کو دہرائے گا جنت میں داخل ہوگا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ سرورِ عالم ﷺ کے ساتھ تھے۔ اتنے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دینی شروع کی۔ جب آذان ختم ہو چکی تو آپ نے کچھ اس طرح فرمایا۔ جو یقین کے ساتھ اسی طرح کہے یعنی اذان کے الفاظ دہرائے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ آپ نے فرمایا۔ جو اذان سن کر دہرائے اس کے الفاظ دہرانے کے بعد دعائے ماثورہ پڑھے اس کیلئے بڑا درجہ ہے۔ امید ہے کہ وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔ اذان کے الفاظ دہرانے کی صورت یہ ہے۔ کہ جو موذن کہتا جائے اور سننے والا خود بھی وہی کہتا جائے۔ البتہ جب موذن **حتی علی الصلوٰۃ** اور **حی علی الفلاح** کہے تو اس وقت **لا حول ولا قوۃ الا باللہ** کہا جائے۔

بعض لوگوں نے یہ بھی کہا کہ موذن اذان کے الفاظ ٹھہر ٹھہر کر ادا کرتا ہے۔ اس لئے ان الفاظ کو دہرانے کے بعد وقت مل جائے۔ تو درمیان میں درود پڑھا جائے۔ حکم ہے کہ اذان کے الفاظ ہر وہ شخص دہرائے جسے کوئی شرعی عذر نہ ہو۔ اگر کوئی نماز پڑھ رہا ہے۔ تو اذان کے الفاظ نہ دہرائے۔ خطبہ سننے والا، پڑھے پڑھانے والے اور کھانے میں مشغول لوگوں کو بھی حکم ہے۔ کہ

اذان کا جواب نہ دیں۔ حکم ہے کہ کلمات اذان کی طرح اقامت کے الفاظ بھی دہرائے جائیں جب اقامت کہنے والے کی زبان سے **قد قامت الصلوۃ** کے الفاظ نکلیں تو جواب میں کہا جائے **اقامھا اللہ وادامھا**

اذان کی سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ یہ شعائرِ اسلام میں شامل ہے۔ اور اس کی اتنی اہمیت ہے کہ اذان کو نبوت کے شعبوں میں سے ایک شعبہ قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ اس میں ایک بہت بڑی عادت اور ایک بہت بڑے رکن کی طرف ترغیب پائی جاتی ہے۔ جب نماز کیلئے اذان پکاری جاتی ہے۔ تو شیطان بے تحاشا بھاگتا ہے۔ سورۃ مائدہ میں ایک ارشادِ ربانی کا مطلب ہے کہ جب تم نماز کے لئے اعلان کرتے ہو تو بعض لوگ اس کے ساتھ ہنسی اور کھیل کرتے ہیں۔ وہ ایسا اس لئے کرتے ہیں۔ کہ وہ عقل اور شعور نہیں رکھتے یہ اذان کے وقت ہنسی کھیل کرنے والے دشمنانِ اسلام تھے۔ جو بھی ایسا کریگا وہ اسلام دوست نہیں ہوگا۔

معلوم ہوا کہ اذان نے وقت خاموشی اختیار نہ کی جائے۔ اور الفاظ اذان دہرائے نہ جائیں تو یہ بڑی بے ادبی ہے۔ ایسی بے ادبی جو ایمان اور احترام کی کمی کی نشانی ہے۔

pdfelement

درسِ قرآن وحدیث

ہر پیر بعد نماز عصر

مدرس

حافظ محمد عدیل یوسف صدیقی

نورِ قرآن وحدیث سے منور ہونے کے لئے تمام بھائیوں سے شرکت کی گذارش ہے۔ حصولِ علم کا یہ وقت آپ کے لئے دنیا و آخرت کا سرمایہ ثابت ہوگا

بمقام:۔ عجوہ مسجد، عجوہ سنٹر وکیلا نوالی گلی نمبر 6 چنیوٹ و کچہری بازار فیصل آباد

سرورِ کائنات ﷺ کی پسندیدہ غذائیں

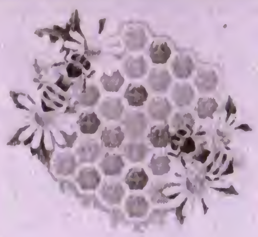

از: ڈاکٹر امتیاز احمد شیخ صاحب (ریجنل ڈائریکٹر دارارقم سکولز)

شہد:۔ عربی میں شہد کی مکھی کو نحل کہتے ہیں۔ قرآنِ مجید کی ایک سورۃ کا نام نحل ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں میں سے کچھ کا ذکر کرتے ہوئے شہد کی مکھی اور شہد کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ سورۃ نحل کی آیات میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ شہد کی مکھی کے پیٹ سے ایک رنگ برنگی پینے کی چیز نکلتی ہے۔ جس میں لوگوں کے لئے تندرستی ہے۔ خدا کی پیدا کردہ اس لذیز و مفید نعمت کی اہمیت وافادیت اور لذت کا اندازہ حضور نبی کریم ﷺ کے ارشادات سے مزید کیا جاسکتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ''دو چیزوں سے صحت حاصل کرو ایک شہد اور دوسری قرآن مجید سے''۔ اس حدیث میں شہد کے ساتھ ساتھ قرآن مجید کو بھی ذریعہ صحت فرمایا گیا۔ کیوں کہ شہد مادی جسم کے مضر جراثیم کو ختم کر کے صحت یاب کرنے کا ماخذ ہے اور قرآن مجید روح کو جلا بخشنے والی کتاب ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ''حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص ہر مہینے تین دن شہد پیئے اسے کوئی بڑی تکلیف نہیں ہوگی۔

جدید تحقیق نے ثابت کیا ہے۔ اور میڈیکل کے ماہرین نے بھی تسلیم کیا ہے۔ کہ شہد بہت سی بیماریوں کی دوا ہے۔ مثلاً جسم اور خاص طور پر پھیپھڑوں کے لئے قوت بخش ہے۔ قلب کے لئے فرحت بخش ہے۔ کھانسی، دمہ، فالج، لقوہ اور ٹھنڈ سے لاحق ہونے والی بیماریوں میں مفید ہونے کے علاوہ خون صاف کرنے میں بھی مستعمل ہے۔ برطانیہ کے شہر لیور پول میں ہونے والی ایک حالیہ تحقیق سے یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ شہد میں مضر صحت بیکٹریا ختم کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ اور اس سے بعض ایسے بیکٹریا بھی ختم ہو جاتے ہیں۔ جو دواؤں سے قابو میں نہیں آتے۔ اس کی وجہ شہد میں پائی جانے والی ہائیڈروجن پر آکسائیڈ اور وہ عمل بھی ہے جس کے ذریعے اس کے شکری مالیکیولز پانی میں جذب ہو کر بیکٹریا کو اس نمی سے محروم کر دیتے ہیں۔ شہد میں پائی جانے والی ہائیڈروجن پر آکسائیڈ کئی دن تک فعال رہتی ہے۔ یہ جراثیم کو ختم کرنے کے ساتھ ساتھ نئے

جراثیم کی افزائشِ نسل کو بھی روکتی ہے۔ اس کی یہ تادیر فعال رہنے کی صلاحیت بیکٹریا کا قلع قمع کرنے اور زخموں کو مندمل کرنے کے سلسلے میں بہت اہم ہے۔

شہد، روٹی اور ڈبل روٹی کے ساتھ کھایا جاسکتا ہے۔ دہی، دودھ اور مشروبات وغیرہ میں اس کا استعمال ان کا ذائقہ دوبالا کر دیتا ہے۔ ناشتے میں 4 باداموں کے ساتھ ایک چمچ شہد ہر روز لیا جائے تو یہ دماغ کو تقویت دیتا ہے۔ دودھ، مکھن اور بالائی کے ہمراہ ہر روز شہد کا استعمال صحت و تندرستی عطا کرتا ہے۔ چائے کا استعمال ہمارے ہاں عام ہے اگر اس کی ترکیب میں کچھ تبدیلی کر لی جائے تو یہ زیادہ خوش ذائقہ اور افادیت بخش ہو جاتی ہے۔ اس کے لئے ایک پیالی اُبلتے پانی میں ذرا سی سبز چائے ڈال کر تھوڑی دیر رکھا رہنے دیں۔ پانی میں ہلکا سا رنگ آجانے پر چھان کر لیموں کا رس اور دو ٹی اسپون شہد ملا گرم گرم پیئیں۔

کھجور:۔ قرآن کریم میں متعدد مقامات پر کھجور کا ذکر موجود ہے۔ سورۃ رحمٰن کی دسویں آیت میں اس طرح کا ذکر فرمایا گیا ''اس میں میوے اور غلام والی کھجوریں'' میوے کے تذکرے کے بعد کھجور کا ذکر اس کی افادیت واہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔ جس کی وضاحت حضور نبی کریم ﷺ کے ان ارشادات سے ہوتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے حضور پاک ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ تازہ کھجوریں اور ککڑی ایک ساتھ تناول فرماتے تھے''۔ کھجور اور ککڑی کا استعمال صرف ایک اتفاق نہ تھا۔ بلکہ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے اس عمل سے کھجور کی گرم تاثیر اور ککڑی کی سرد تاثیر کو معتدل کرنے کا طریقہ سکھایا۔ اس مقصد کے لئے آپ ﷺ کا دوسرا طرز عمل یہ تھا کہ آپ ﷺ تربوز تازہ کھجور کے ساتھ کھاتے تھے اور فرماتے ''تربوز گرمی کو ختم کرتا ہے اور کھجور سردی کو دور کرتی ہے''

برسلمٰی کی بیٹی عطیہ اور بیٹے عبداللہ نے بیان کیا کہ ہم نے حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں مکھن اور تازہ کھجوریں پیش کیں۔ کیوں کہ آپ ﷺ مکھن اور کھجور کو پسند فرماتے تھے۔ کھجور مکھن کے ساتھ بہت لذیز بھی ہو جاتی ہے۔ ایک صحابی رسول اللہ ﷺ کے سینے میں تکلیف ہو

جانے کی صورت میں حضور اکرم ﷺ نے 12 عدد کھجوریں گٹھلیوں سمیت پیس کر پلانے کی ہدایت فرمائی۔ جس سے ان صحابی رضی اللہ عنہ کا درد دور ہو گیا۔

کھجور پر ہونے والی جدید سائنسی تحقیق سے یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس میں پائے جانے والے معدنی نمکیات، قلب کی حرکات کو منظم رکھتے ہیں۔ دل کے سکڑنے اور پھیلنے میں کیلشیم کا بڑا دخل ہے۔ اگر روزانہ پانچ سے سات عدد کھجور کے استعمال سے ایک اہم فائدہ یہ ہوتا ہے۔ کہ خون میں کولیسٹرول LDL کی سطح نہیں بڑھتی۔ کولیسٹرول LDL کی سطح اگر جسم کے خون میں بڑھ جائے تو ہارٹ اٹیک کا باعث بن سکتی ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کے لئے بھی کھجور بہت موزوں ہے۔ کیوں کہ اس میں موجود لحمیات، وٹامنز اور منرلز دماغ واعصاب کو تقویت بخشتے ہیں۔ اس کے علاوہ کھجور میں پوٹاشیئم، میگنیشئم، آئیوڈین اور گندھک جراثیم جیسے اہم عناصر بھی موجود ہوتے ہیں۔ جدید سائنسی ریسرچ سے یہ بات منکشف ہوتی ہے کہ گندھک جراثیم کو ہلاک کرنے کے ساتھ ساتھ زخموں کو بھرنے میں بھی مددگار ثابت ہوتی ہے۔ 7 عدد کھجوریں 500 گرام دودھ اور حسبِ ذائقہ چینی لیں۔ کھجوروں کو دھو کر دودھ میں ڈال دیں۔ ہلکی آنچ پر اس وقت تک اُبالیں کہ گھٹ کر نصف رہ جائے۔ پھر چینی ملا کر گٹھلیاں الگ کر دیں۔ یہ خوش ذائقہ اور طاقتور مشروب کھانسی کے لئے بھی مفید ہے۔

لوکی (کدو):۔ احادیث کی مستند کتابوں میں درج ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کو سبزیوں میں سب سے زیادہ لوکی پسند تھی۔ لوکی ہمارے ہاں روزمرہ استعمال ہونے والی مشہور و معروف سبزی ہے۔ جسے مختلف انداز مثلاً بھجیا، حلوہ بھرتہ وغیرہ بنا کر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے ہاں لوکی گوشت بھی اکثر لوگ بہت شوق سے کھاتے ہیں۔

سائنسی تجربے سیلوکی میں موجود ایسے اجزاء کے خاص تناسب کا سراغ ملا ہے۔ جو صحت انسانی کے لئے بے حد ضروری ہے۔ اس میں لحمیات 30.9 فیصد، نباتاتی گھی 43.1 فیصد، نشاستہ دار اجزاء 17.9 فیصد، ریشہ دار اجزاء 1.8 فیصد، معدنی نمکیات 4.9 فیصد کے علاوہ تھایامین، رائبو

فلیوین، سوڈیم، نایاسین، اسکاربک ایسڈ بھی تھوڑی مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ فاسفورس جو کہ دماغی نشوونما کے لئے بے مثل ہے۔ اس کے اندر موجود ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ لوکی کھانے سے 155 حرارے (کیلوریز) بھی حاصل ہوتے ہیں۔

اس ضمن میں قارئین کرام کی خدمت میں لوکی کباب کی ترکیب پیش کی جارہی ہے۔

ایک کلو لوکی، آدھی پیالی چنے کی دال، چھ عدد چھلے ہوئے لہسن کے جوئے، ادرک کا چھوٹا سا ٹکڑا، چھ عدد ثابت سرخ مرچ، آٹھ عدد ثابت کالی مرچ، آدھائی اسپون ثابت دھنیا، دو عدد ڈبل روٹی کے سلائس، ایک عدد انڈا، دو ٹیبل اسپون کارن فلور، ایک پیالی کوکنگ آئل اور حسبِ ذائقہ نمک لیں۔ سب سے پہلے لوکی کو چھیل کر دھوئیں۔ پھر ہلکی آنچ پر اُبال لیں۔ جب لوکی گل جائے تو پانی سے نکال کر بھرتہ بنالیں۔ پھر چھلنی میں رکھ کر اس کا سارا پانی نکال دیں اور بالکل خشک کر لیں۔ دال میں سارے مصالحے ڈال کر اچھی طرح ابالیں۔ جب دال گل جائے تو باریک پیس لیں۔ پھر لوکی اور دال ملا کر گوندھ لیں۔ ساتھ میں کارن فلور اور انڈا بھی ملا دیں اب گیلے ہاتھ کر کے کباب بنائیں اور اسے ہلکی آنچ پر کم تیل میں فرائی کریں۔

دودھ:۔ حضور نبی کریم ﷺ کو دودھ بھی بہت پسند تھا۔ آپ ﷺ نے اکثر بکری کا دودھ استعمال کیا اور بعض اوقات گائے کا دودھ بھی استعمال کیا۔ گائے کے دودھ کے متعلق آپ ﷺ کا ایک ارشاد بھی موجود ہے۔ جس کو حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ ”تم گائے کا دودھ استعمال کرو کیوں کہ اس میں شفاء ہے اور اس کے گھی میں دوا کی تاثیر ہے۔ اور اس کے گوشت میں بیماری ہے۔

تجربات اور تحقیق سے یہ بات واضح ہوئی ہے جن علاقوں میں دودھ اور دودھ سے بنی ہوئی چیزیں کثرت سے استعمال کی جاتی ہیں۔ وہاں کے لوگ ذہین جسیم اور محنتی ہوتے ہیں۔ اور ان کی عمریں دراز ہوتی ہیں۔ درازی عمر کے سلسلے میں کولمبیا یونیورسٹی کے ایک پروفیسر کے کافی تحقیقات کی ہیں اور مختلف تجربات کر کے اس بات کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ درازی عمر

Remove Watermark Now

میں غذا کیا کردار ادا کرتی ہے۔ اس غرض سے انہوں نے چار سو سفید چوہوں کو گندم کے آٹے اور دودھ کی غذا دی۔ پھر ان کی غذا میں دودھ کی مقدار کو دوگنا کر دیا۔ اس تبدیلی سے چوہوں کی عمر میں دس فیصد اضافہ ہو گیا۔ اس طرح سے انہوں نے ثابت کیا کہ اگر انسانی غذا میں دودھ سے متعلقہ اشیاء کا کافی مقدار میں اضافہ کر دیا جائے تو مجموعی عمر میں چھ سال کا اضافہ ممکن ہے۔ بعض ایسے لوگوں کے حالات زندگی کا بغور جائزہ لینے سے بھی اس بات کی تصدیق ہوتی ہے جن کی عمر سو سال یا اس سے زیادہ تھی۔ دودھ کی شفا بخشیوں کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آدھی پیالی دودھ میں 7 گرام لحمیات، 8 گرام چکنائی، 10 گرام نشاستہ، 74 ملی لیٹر پانی، کیلیشم 243 ملی گرام پوٹاشیئم 195 ملی گرام، فاسفیٹ 0.2 ملی گرام وٹامن اے 0.1 ملی گرام، تھایا مین 0.05 ملی گرام، رائبوفلاوین 0.36 ملی گرام اور وٹامن سی 1 ملی گرام پائے جاتے ہیں۔ ان تمام غذائی اجزاء کو جزوِ جسم بنانے کے لئے اور دودھ کے ذائقہ اور غذائیت کے حصول کے لئے ذیل میں بادام کی کھیر کی ترکیب درج ہے۔

ایک پاؤ مغز بادام لے کر پانی میں بھگو دیں اور کچھ دیر بعد اس کا چھلکا اتار ڈالیں۔ اب چاقو کی مدد سے اس کے چاولوں کے برابر ٹکڑے بنا لیں اور پھر دو لیٹر دودھ کو ہلکی آگ پر پکائیں۔ جب تقریباً آدھا لیٹر دودھ بخارات بن جائے۔ تو مغز بادام اور شکر ڈال کر چمچے سے ہلاتے رہیں۔ جب دودھ گاڑھا ہو جائے اور مغز بادام دودھ میں اچھی طرح مل جائیں۔ تو اس وقت الائچی کے بیج اور کیوڑہ ڈال کر نیچے اتار لیں اور برتن میں ڈال کر چاندی کے ورق چڑھا دیں۔ اعلیٰ درجے کی لذیذ اور مقوی دماغ کھیر تیار ہے۔

گوشت:۔ لندن کے رائل کالج آف فزیشنز کے ڈاکٹرز کی تحقیق کے مطابق سفید گوشت یعنی مچھلی اور پرندوں کا گوشت سرطان سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس کے برعکس سرخ گوشت یعنی گائے کا گوشت سرطان کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ کیوں کہ اس میں چکنائی کے تناسب سے زیادہ ہوتا ہے اس لئے اس کو کھانے سے شریانوں میں سختی پیدا ہوتی ہے اس وجہ سے یہ قلب اور بلڈ پریشر کے امراض کا

بھی باعث ہوتا ہے۔ گوشت اگر مناسب مقدار میں استعمال کیا جائے تو یہ فولاد کے حصول کا اہم جز ہے۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ ''کھانوں کا سردار گوشت ہے''۔ سیرتِ طیبہ کی کتب میں درج دیگر احادیث سے واضح ہوا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کو گوشت پسند تھا اور خاص طور پر ران، دست، گردن، پیٹھ، کاندھے کا بھنا ہوا۔ گوشت آپ ﷺ کا پسندیدہ تھا۔ حضور ﷺ کو سفید گوشت اور پرندوں کا گوشت بھی بے حد مرغوب تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ''ہم نے بمقام مرالظہران ایک خرگوش کو اس کے بل سے نکالا۔ میں نے اسے پکڑ کر ابو طلحہ کو دیا انہوں نے اسے ذبح کر کے اس کے دست حضور نبی کریم ﷺ کے پاس بھیج دیئے آپ ﷺ نے اسے قبول کر لیا اور بھنوانے کے بعد اس میں سے کچھ تناول بھی فرمایا''۔ عہد نبوی ﷺ کے دوران عرب میں گوشت خشک کر کے محفوظ کر لیا جاتا تھا پھر اس خشک گوشت کو بھون کر استعمال کیا جاتا۔ آپ چاہیں تو آج بھی دور نبوی ﷺ کے اس طریقے سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ گوشت کو لیموں یا سنگترے کے عرق سے اچھی طرح تر کر کے جالی دار کپڑے سے ڈھانک کر دھوپ میں رکھ دیں تاکہ وہ مکھیوں سے آلودہ نہ ہو سکے۔ جب گوشت سے نمی ختم ہو جائے اور وہ بالکل خشک ہو جائے تو اسے حسب منشاء مصالحہ لگا کر کوئلوں پر یا توے پر بھون کر استعمال کریں۔ ایسی خواتین یا بچے جو فولک ایسڈ کی کمی کا شکار ہوں ان کے لئے یہ گوشت اس کمی کو دور کرنے میں بہت زیادہ مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

ثرید و حلوہ:۔ حضور نبی کریم ﷺ کو ثرید و حلوہ بھی پسند تھا۔ ثرید ایک تو اس کھانے کو کہا جاتا ہے۔ جو شوربہ یا پتلی دال میں روٹی بھگو کر تیار کیا جاتا ہے۔ یہ ایک نرم اور جلد ہضم ہونے والا کھانا ہے۔ ثرید کی ایک دوسری قسم بھی ہے۔ جو میٹھی ہے اس کو حلوہ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ ستو میں کھجور، خشک، دودھ اور گھی ملا کر ملیدے کی طرح بنایا جاتا ہے۔ حضور ﷺ کو دونوں ہی قسم کا ثرید پسند تھا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ ''حضور ﷺ ثرید اور شہد کو پسند فرماتے تھے''

pdfelement

Remove Watermark Now

تزکیہ نفس کے اُصول تعلیماتِ غوثیہ کی روشنی میں

از: ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب

تزکیہ کا لغوی معنی :۔ اس کا مادہ ز، ک، و ہے۔ چنانچہ تزکیہ کا معنی سمجھنے کیلئے زکوٰۃ کا معنی دیکھنا پڑے گا۔ ابن منظور کہتے ہیں۔ ''زکوٰۃ لغت میں طہارت، نشو ونما، برکت اور مدح کو کہتے ہیں۔ چنانچہ تزکیہ کا معنی ہے طہارت دینا۔

تزکیہ نفس :۔ امام راغب اصفہانی کہتے ہیں۔ ''انسان کے لئے تزکیہ نفس یہ ہے۔ کہ انسان ان اعمال وخصائل کے بارے میں سوچ وبچار کرے جس میں اس کی تطہیر ہو۔ نفس کو ہر بری خصلت اور برے اخلاق سے پاک کرنا، برائی کی جڑیں نفس کی سرزمین سے کاٹ دینا اسے تزکیہ کہا جاتا ہے۔

ترکیہ نفس کا مرتبہ و مقام: ربِ ذوالجلال کا فرمان ہے۔ بے شک وہ کامیاب ہوگیا جس نے نفس کو ستھرا کر لیا۔ انبیاء کرام علیہم السلام کی دنیا میں جلوہ گری کا مقصد بھی یہی تھا کہ لوگوں کے نفوس کو رزائل سے پاک کریں انہیں اخلاق حمیدہ سے مزین کریں۔ چنانچہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے۔

''بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا گیا جوان پر اس کی آیات پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے۔

حضرت غوث اعظم کا انداز: حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ چونکہ فیضان نبوت کے بڑے وارث تھے اور تزکیہ نفس کی دولت سے اچھی طرح مالا مال تھے۔ چنانچہ آپ کی تعلیمات میں تزکیہ نفس کا ایک مکمل نصاب موجود ہے۔ اجمالا ہم اس کا جائزہ لیتے ہیں بنیادی طور پر تعلیمات غوثیہ کی روشنی میں تزکیہ نفس کے دو طریقے ہیں۔ ایک یہ ہے کسی کامل کی نگاہ پڑے جس کی وجہ سے دل کے تمام داغ مٹ جائیں جس کی وجہ سے دل کے تمام داغ مٹ جائیں اتر جائیں اور آئینہ روحانیت ستھرا ہو جائے جیسا کہ چوروں کو قطب بنانے والا آپ کا کردار ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے صالح کی جو مثال بیان کی ہے اس سے ہی تزکیہ کی یہ قسم ماخوذ ہے۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ ''کستوری والا یا تو تجھے عطا کر دے گا یا تم اس سے وہ خرید لو گے اور یا تم اس سے خوشبو پالو گے''۔ ان تین میں سے پہلا معاملہ کامل کی نگاہ کا معاملہ ہے۔ تعلیمات غوثیہ میں تزکیہ نفس کا جو دوسرا طریقہ ہے۔ اس وقت ہمارا وہ موضوع ہے۔ اس سلسلہ میں تزکیہ کے چند راہنما اصول آپ کی تعلیمات کی شکل میں ملاحظہ ہوں۔

توجہ الی الخالق:۔ بنیادی طور پر آپ بندے ہیں۔ یہ سوچ اجاگر کرنا چاہتے ہیں کہ انسان کوئی کام کرتے یا نہ کرتے وقت مخلوق کو پیش نظر نہ رکھے۔ بلکہ خالق کو پیش نظر رکھے آپ فرماتے ہیں۔

''اے بیٹے اگر تو سینے کی فراخی اور دل کی خوشی چاہتا ہے۔ پس جو مخلوق کہتی ہے وہ نہ سن اور ان باتوں کی طرف توجہ بھی نہ کر کیا تو نہیں جانتا لوگ تو اپنے خالق پر بھی راضی نہیں ہوتے تجھ سے کیسے راضی ہو جائیں گے کیا تم نہیں جانتے لوگوں میں اکثر بے عقل اور اندھے وہ ایمان نہیں لاتے بلکہ وہ تکذیب کرتے ہیں اور تصدیق نہیں کرتے۔

نا امیدی سے بچے رہنا:۔ حضرت غوث رحمۃ اللہ علیہ نے تزکیہ کی کٹھن منزل کے حصول کی خاطر سفر کرنے والی ہمیشہ بلند حوصلہ اور پُر عزم رہنے کی تلقین کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ ''اپنی نفس اپنی خواہش اپنے شیطان اپنی طبیعت اور اپنی دنیا سے جہاد کر اور اللہ تعالیٰ کی مدد سے مایوس نہ ہو۔ کیونکہ تیرے ثابت قدم رہنے کی صورت میں وہ تیرے پاس آجائے گی اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ بے شک اللہ صابرین کے ساتھ ہیں''۔ (فتح الربانی مجلس ۱۱)

نیز فرمایا ہے بے شک اللہ کی جماعت ہی غالب آنے والی ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ وہ لوگ جو ہمارے بارے میں جہاد کریں ہم ضرور ان کو اپنے راستے دکھائیں گے۔

دنیا سے بے رغبتی :۔ دنیا کی محبت چونکہ تمام بیماریوں کی جڑ ہے۔ اس لئے تعلیمات غوثیہ کی روشنی میں تزکیہ کے لئے اس پر بڑا زور دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ '' اے بیٹے کوشش کر کہ دنیا کی کس شے سے تیرا پیار نہ ہو۔ جب یہ بات تو نے پوری کر لی۔ اور تو ایک لحظہ کے لئے بھی اپنی طرف متوجہ نہ رہا اگر تو بھول گیا تو تجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یاد کرا دیا جائے

گا۔اور اگر تو غافل ہوا تو تجھے جگا دیا جائے گا۔اپنے آپ کو کبھی بھی ایسے نہ چھوڑ کہ تو ایک لمحہ بھی غیر اللہ کو دیکھا رہا ہوں جس نے یہ ذائقہ چکھا اس نے اللہ تعالیٰ کو پالیا''۔

فکر آخرت:۔ انسان کو میدان اطاعت گزاری میں ہمہ وقت متحرک رکھنے والی قوت فکر آخرت ہے۔تقویٰ و پرہیزگاری کے حصول کے لئے یہ بہت بڑا ذریعہ ہے آپ فرماتے ہیں۔''اے بیٹے آخرت کو دنیا پر مقدم رکھو ایسی صورت میں تجھے فائدہ ہی فائدہ ہے اور اگر آپ دنیا کو آخرت پر مقدم کیا تو سزا کے طور پر تجھے خسارہ ہوگا۔

عقیدہ توحید کی ہمہ جہت تعلیمات:۔حضرت شیخ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں۔''وصف، حکم اور حال کے لحاظ سے توحید کو ماننا آپ کے نزدیک طریعت ہے اور ظاہر و باطن کے لحاظ سے شریعت کی پابندی آپ کے نزدیک حقیقت ہے۔

تدریجا عمل:۔ تزکیہ نفس کا حصول اگرچہ بہت جلد چاہیے۔لیکن یہ مسلسل اور بتدریج جدوجہد سے حاصل ہوتا ہے۔آپ فرماتے ہیں۔کہ''ابتدائی عمر میں بچے جھوٹ بولتے ہیں۔مٹی اور گندگی کے ساتھ کھیلتے ہیں۔اور اپنے آپ کو ہلاکتوں میں ڈالتے ہیں۔اپنے والدین کی چوری کرتے ہیں۔اور چغل خوری کرتے ہیں جب ان کی عقل پروان چڑھ جائے تو یہ حرکتیں آہستہ آہستہ چھوڑ دیتے ہیں اور اپنے والدین اور اساتذہ سے آداب سیکھ لیتے ہیں۔

صحبت صالحین: ۔آپ کی تعلیمات میں تزکیہ کے لئے صالحین کی مجالست پر بھی براز ور دیا گیا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

اے بیٹے تم آخرت سے فارغ دنیا سے بھرے ہوئے ہو مجھے تمہارا حال اور تمہارا صالحین سے فراق غم میں ڈالتا ہے مجھے تمہارے اولیاء کی صحبت سے مستغنی ہوجانے پر تشویش ہے کیا تم نہیں جانتے جس نے اپنی رائے کو سب کچھ سمجھا وہ بھٹک گیا ہر عالم یزید علم کے لئے محتاج ہوتا ہے۔اس کے سوا اس سے بڑا عالم ہے۔(الفتح الربانی)

ان مذکورہ امور کے علاوہ صدق، تواضع، شکر، عفو و درگزر سے دل کے میل کو اتارنا کینہ و حسد سے دل کو پاک رکھنا یہ آپ کے نزدیک تزکیہ کے لئے نہایت ضروری ہے۔

انگور کے فوائد

انتخاب: شیخ فاروق یوسف صاحب

بے حد خوش ذائقہ، میٹھا اور رس دار پھل کو میووں کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔انگور کو میووں میں وہی حیثیت حاصل ہے جو پھولوں میں گلاب اور پھلوں میں آم کی ہے۔اس کی بہت سی قسمیں ہیں مگر عام طور پر سیاہ انگور، سندرخانی، انگور، لمبا انگور، گول انگور اور موٹا انگور بہت مشہور ہیں۔یہ پھل بیلوں پر اگتا ہے یہ نازک بیل تین سے چار سال بعد پھل دینا شروع کرتی ہے۔

تاریخ کی کتابوں کے مطالعے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ انگور کی کاشت سب سے پہلے حضرت نوح علیہ السلام نے کی تھی۔پاکستان میں انگور کی کاشت سرحد، بلوچستان اور کشمیر کے علاقوں میں ہوتی ہے۔چھوٹے انگور میں بیج نہیں ہوتے چنانچہ جب وہ بیل پر ہی پک کر خشک ہوجاتے ہیں۔تو کشمش بن جاتے ہیں۔انگور کی طرح کشمش بھی کئی رنگ اور اقسام کی پائی جاتی ہیں۔جس میں سبز رنگ والی کشمش کو بہترین تصور کیا جاتا ہے۔جب یہ انگور بیل پر پک کر خشک ہوجاتے ہیں تو انہیں مویز کہا جاتا ہے بعض لوگ غلطی سے مویز کو منقیٰ کہتے ہیں حالانکہ منقیٰ کے معنی''بیج نکالے ہوئے ہیں۔

قدرت نے انگور میں خاصی غذائیت رکھی ہے۔اس کے استعمال سے جسم فربہ ہوجاتا ہے اور توانائی کی وافر مقدار حاصل ہوتی ہے۔

انگور میں چکنائی اور پروٹین کم ہوتی ہے جب کہ وٹامنز اور معدنیات کثیر مقدار میں موجود ہوتے ہیں اس کے علاوہ کثیر مقدار میں گلوکوز موجود ہوتا ہے سوگرام انگوروں میں پائی جانے والی غذائیت مندرجہ ذیل ہے۔

وٹامن اے 80 انٹرنیشنل یونٹ، وٹامن بی (الف) 0.06 ملی گرام، وٹامن بی (ب) 0.04 ملی

گرام، نایاسین 0.2 ملی گرام، وٹامن سی 4 ملی گرام، پروٹین 1.4 گرام، چکنائی 1.4 گرام، نشاستہ 14.9 گرام، حرارے 70 کیلشیم 17 ملی گرام، فولاد 0.6 ملی گرام، فاسفورس 21 گرام اور گلوکوس 24 گرام۔

انگور کو عربی زبان میں عنب، فارسی و ہندی میں انگور، گجراتی میں دہراکیہ، سنسکرت میں دراکشا، پشتو میں کوڑ، لاطینی میں مائیٹس نی فیرا اور انگریزی میں گریپ grap کہا جاتا ہے۔

بچوں کے لئے انگور کا استعمال نہایت مفید اثرات کا حامل ہوتا ہے۔ چھوٹے بچوں کو انگور کھلانے سے وہ بہت جلد تندرست اور صحت مند ہوتے ہیں۔ دانت نکلنے کے دور میں بچوں کو جو تکالیف ہوتی ہیں۔ انگور ان سب کا ازالہ کر سکتا ہے۔

اس مقصد کے لئے روزانہ صبح وشام ایک ایک چمچہ انگور کا رس پلانے سے دانت نکلنے کی تکلیف کی شدت میں کمی آجاتی ہے۔ اسی طریقہ استعمال کو قبض کی صورت میں بچوں کو سوکھے کی بیماری اور غشی کے دورے سے بھی محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔

انگور ہر عمر کے افراد کے لئے یکساں طور پر مفید ہے۔ کیوں کہ اس میں غذائیت کے لحاظ سے وہ تمام اجزاء انگور سے بہت سے امراض کا علاج بھی کرتے ہیں۔

وزٹنگ کارڈ، بل بک، لیٹر ہیڈ، شادی کارڈ، کمپوزنگ، فلیکس اور ہر قسم کی معیاری پرنٹنگ
کے لئے آپ کا اپنا ادارہ
E-mail:mmp78692@gmail.com
محمد عثمان قادری
0322-6092660
مکی مدنی پرنٹرز
بٹ پلازہ، فرسٹ فلور، 3 پریس مارکیٹ، امین پور بازار، فیصل آباد

مکتوبات شریف سے فرمودات

امامِ ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

دنیا آخرت کی کھیتی ہے اُس شخص پر افسوس ہے جس نے اس میں کچھ نہ بویا۔ اور زمینِ استعداد کو خالی رکھا اور تخمِ اعمال کو ضائع کر دیا۔ (دفتر اول مکتوب ۲۳)

''خدا تعالیٰ کی کتنی بڑی نعمت ہے کہ بندہ ایمان اور نیکی میں اپنی جوانی کے سیاہ بال سفید کر لے۔ حدیث نبوی ﷺ میں وارد ہے۔ جو شخص اسلام کی پابندی میں بوڑھا ہوا۔ اس کی مغفرت ہو جائے گی''۔ جانبِ اُمید کو ترجیح دیں اور مغفرت کا ظن غالب رکھیں۔ کیونکہ جوانی میں خوف زیادہ درکار ہے۔ اور بڑھاپے میں رجا اور اُمید کا غلبہ زیادہ ہونا چاہیے۔ (دفتر اول مکتوب ۸۸)

دنیا کا قیام بہت تھوڑے عرصے کے لئے ہے اور عذاب آخرت بہت سخت اور دائمی ہے۔ عقل دور اندیش کو کام میں لانا چاہیے اور اس دنیا کی بے حلاوت تروتازگی سے دھوکا نہیں کھانا چاہیے۔ اگر دنیا داری کی وجہ سے کسی کی عزت وآبرو ہوتی ہو تو کفار دنیا دار سب سے زیادہ صاحبِ عزت ہوتے۔ ظاہر دنیا پر فریفتہ ہونا بے عقلی ہے۔ چند روزہ فرصت کو غنیمت جاننا چاہیے اور رب تعالیٰ کی خوشنودی کے کاموں میں کوشش کرنی چاہیے۔ (دفتر اول مکتوب ۹۸)

آپ ﷺ کی اتباع کا ایک ذرہ تمام دنیوی لذتوں اور اُخروی نعمتوں سے کئی درجے بہتر ہے۔ فضیلت روشن سنت کی متابعت کے ساتھ وابستہ ہے اور بزرگی آپ کی شریعت کی بجا آوری کے ساتھ مربوط ہے۔ (دفتر اول مکتوب ۱۱۴)

شریعت خواہشات نفسانی کو دور کرنے اور تاریک وغلط رسوم کو دفع کرنے کیلئے وارد و نازل ہوئی ہے۔ اس لئے نفس کی طبیعت کا تقاضا یا حرام کا ارتکاب ہوتا ہے۔ یا فضول کا اختیار کرنا، جو انجام کار حرام تک پہنچا دیتا ہے۔ پس حرام اور فضول سے بچنا عین مخالفتِ نفس ہے۔ (دفتر اول مکتوب ۲۸۶)

تو اس بات کو جان اور آگاہ رہ کہ تیری سعادت بلکہ تمام انسانوں کی سعادت اور سب کی فلاح ونجات اپنے اللہ کے ذکر میں ہے۔ جہاں تک ممکن ہو تمام اوقات کو ذکر الٰہی میں مستغرق اور

pdfelement
Remove Watermark Now

مصروف رکھنا چاہیے اور ایک لحظہ کے لئے بھی غفلت کو جائز نہیں سمجھنا چاہیے۔(دفتر اول مکتوب ۱۹۰)

اے فرزند فرصت و فراغت غنیمت ہے۔ ہمیشہ اپنے اوقات کو ذکر الٰہی جل شانہ میں مصروف رکھنا چاہیے جو بھی شریعت کے مطابق کیا جائے ذکر میں داخل ہے۔ اگرچہ خرید و فروخت ہی ہو پس تمام حرکات و سکنات میں احکام شریعت کی رعایت کرنی چاہیے تا کہ سب کام ذکر بن جائیں کیونکہ ذکر غفلت دور کرنے سے عبادت ہے اور جب تمام افعال میں اوامر و نواہی کی رعایت ملحوظ رکھی جائے تو امر و نہی کرنے والے سے غافل ہونے سے نجات میسر آجاتی ہے اور اس بلند ذات کا دوام ذکر حاصل ہو جاتا ہے۔(دفتر دوم مکتوب ۲۵)

چونکہ نفس سرکشی کے مقام میں رہتا ہے اور عہد توڑنے میں چست ہے اس لئے اس کلمہ طیبہ کے بار بار تکرار سے ایمان کی تجدید کرتے رہنا چاہیے۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں۔

کلمہ لا الہ الا اللہ سے اپنے ایمان کی تجدید کرو۔

بلکہ ہر وقت اس کلمہ کا تکرار رہنا چاہیے کیونکہ نفسِ امارہ ہر وقت خباثت کرنے پر تلا رہتا ہے۔ حدیث شریف میں اس کلمہ مبارکہ کا فضائل میں وارد ہوا ہے کہ اگر تمام آسمانوں اور تمام زمینوں کو ایک پلہ میں رکھیں اور اس کلمہ کو دوسرے پلہ میں تو اس کا پلہ دوسرے پلہ پر غالب رہے گا۔(دفتر اول مکتوب ۵۲)

گناہوں کی تاریکی اور آسمان سے نازل شدہ احکام خداوندی سے لاپرواہی کرنے والا کیسے کہہ سکتا ہے۔ کہ وہ دنیا سے نورِ ایمان سلامتی سے لے جائے گا۔ علماء دین نے فرمایا ہے۔ کہ گناہ صغیرہ پر اصرار گناہ کبیرہ تک پہنچا دیتا ہے اور گناہِ کبیرہ پر اصرار کفر تک لے جاتا ہے۔(دفتر اول مکتوب ۹۶)

دنیا کا سامان دھوکا ہی دھوکا ہے اور معاملہ اخروی پر ابدی جزا مرتب ہوگی۔ چند روز زندگی اگر سید الاولین و آلاخرین ﷺ کی متابعت میں بسر ہو تو نجاتِ ابدی کی اُمید ہے۔ ورنہ کوئی بھی ہو اور کیسا ہی ہو اچھا عمل کیوں نہ ہو سب ہیچ اور بے کار ہے۔

محمد عربی ﷺ جو دونوں جہاں کی عزت و آبرو ہیں جو آپ کے دروازے کی خاک نہیں بنتا اس کے سر پر خاک پڑے۔(دفتر اول مکتوب ۱۶۵)

مجلہ محی الدین فیصل آباد جن مقامات سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

مرکزی جامع مسجد محی الدین بالمقابل نئی سبزی منڈی سدھار جھنگ روڈ

فاروق آرٹس وکیلانوالی گلی نمبر 5-4 کچہری بازار فیصل آباد محمد عدیل یوسف صدیقی: 0321-7611417

غنی آرٹس وکیلانوالی گلی نمبر 5 چنیوٹ بازار محمد عادل صدیقی صاحب: 0346-7796179

خالد ہوزری مدن پورہ گلی نمبر 5 محمد خالد صدیقی

صاحبزادہ ماربل بجلی گھر جڑانوالہ روڈ فیصل آباد محمد عامر الطاف 0345-7716216

صدیقی فیبرکس دوکان نمبر 5 عنایت کلاتھ مارکیٹ سرکلر روڈ شیخ محمد نعیم صدیقی

بھولا فیبرکس مین بازار جھال ستیانہ روڈ فیصل آباد محمد صفدر سلطانی 0300-6681554

نورانی بیڈنگ سٹور نزد دستارہ مارکیٹ فیکٹری ایریا حاجی منیر احمد نورانی چیئرمین مرکزِ میلاد کمیٹی 0327-7624090

پیزا ہاؤس مین ڈایئو روڈ لاثانی گارڈن فیصل آباد محمد بابر حفیظ صدیقی 0323-6613443

مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ روڈ بغدادی مسجد 041-600451

جامعہ شیخ الحدیث منظر اسلام نڑوالا روڈ بالمقابل بڑا قبرستان مفتی محمد باغ علی رضوی صاحب 0324-6692313

جامع مسجد نورانی دارالعلم بیادگار اصحاب صفہ گلی نمبر 6 راجہ کالونی

علامہ خواجہ وحید احمد قادری صاحب: 0320-2636911

نورانی آرٹس انارکلی بازار گلی نمبر 6 نزد ستائلو شوز: محمد زبیر قادری صاحب 0321-6658385

ایم عارف فیبرکس عثمان پلازہ وکیلانوالی گلی نمبر 4 کچہری بازار فیصل آباد غلام رسول نقشبندی 0320-6680577

الفتح ڈیپارٹمنٹل سٹور کوہ نور سٹی پلازہ جڑانوالہ روڈ فیصل آباد

SB سٹور نڑوالا روڈ، بالمقابل زرعی یونیورسٹی فیصل آباد

ہائی ٹیسٹ پیزا شاپ میلاد روڈ نڑوالا روڈ فیصل آباد محمد جعفر ماجد صاحب 0321-2430392

داتا میڈیکل سنٹر مین روڈ ماڈل ٹاؤن ڈاکٹر محمد آفاق رندھاوا صاحب

سبحان کمپیوٹر 3 پریس مارکیٹ کارنر بٹ پلازہ فیصل آباد محمد فاروق ساقی 0300-6639890

محمد کلیم رضا خوشنویس پریس مارکیٹ امین پور بازار 0300-9654294

زیر سرپرستی

آفتاب علم و حکمت واقف رموز حقیقت

سفیر عشق رسول سراج الاولیاء مرشد کریم

حضرت علامہ

پیر محمد علاؤالدین صدیقی

صاحب دامت برکاتہم العالیہ

زیب سجادہ آستانہ عالیہ نیریاں شریف آزاد کشمیر

چیئرمین محی الدین ٹرسٹ انٹرنیشنل

چیئرمین نور ٹی وی

پیش کرنے کا عظیم مرکز

سیرت کی تعمیر ۔ قلوب کی تطہیر

عقائد کی پختگی ۔ اعمال کی درستگی

محی الدین اسلامی یونیورسٹی

نیریاں شریف آزاد کشمیر میں

5 سالہ درس نظامی

ایف اے

بی اے

ایم اے اسلامیات

ایم فل

پی ایچ ڈی

اسلامک سٹڈیز

کمپیوٹر کورسز

مڈل اور میٹرک پاس طلباء و طالبات کا

داخلہ جاری ہے

برائے رابطہ

صاحبزادہ پیر سلطان العارفین صدیقی

نیریاں شریف آزاد کشمیر

0333-5249094

مجلہ محی الدین جن شہروں سے آپ حاصل کر سکتے ہیں۔

پیر طریقت حضرت علامہ صاحبزادہ پیر محمد سلطان العارفین صدیقی صاحب مدظلہ دربار فیضبار نیریاں شریف آزاد کشمیر

علامہ خلیفہ مشتاق احمد علائی صاحب دارالعلوم محی الدین صدیقیہ اقبال نگر ساہیوال 0344-0304544	علامہ مظہر الحق صدیقی صاحب دارالعلوم محی الدین صدیقیہ گجرات 0346-6011700
محترم محمد سلیم صاحب کراچی 0300-2522580	خلیفہ علامہ واجد حسین صدیقی صاحب جامع مسجد صوبیدار کالج روڈ ڈسکہ
محترم راشد نعیم صدیقی صاحب جلال پور جٹاں گجرات 0300-6273446	محمد رضا نقشبندی صاحب شاہی بازار ٹنڈو جام سندھ 0301-3520559
واجد شاہ سوئیس اینڈ بیکرز کشمیر روڈ مانسہرہ 0300-5645117	محمد دانش صدیقی صاحب ایڈووکیٹ اسلام آباد 0323-6084087
خلیفہ برکت حسین صدیقی صاحب المدینہ ستے کپڑے کا ڈپو مین بازار کہوٹہ 0344-5160379	خلیفہ محمد شریف ڈار صدیقی صاحب صدیقی پنسار سٹور منی پاپڑ منڈی لاہور 0321-4849639
خلیفہ مظہر اقبال صدیقی صاحب دارالعلوم محی الدین صدیقیہ دینہ 0323-9993038	صاحبزادہ مظہر صدیق صدیقی صاحب دارالعلوم محی الدین صدیقیہ صدیق آباد شریف ضلع بھمبر آزاد کشمیر 0345-0897483
الحاج محمد الیاس صدیقی صاحب حسین ٹاؤن ملتان روڈ لاہور 042-7843134	خلیفہ غلام مجدد صدیقی صاحب دارالعلوم محی الدین صدیقیہ آستانہ نیار نقشبند کاموکی 0300-67799744
محترم محمد طارق صاحب نور جی والے گوجرانوالہ 0300-6406488	محترم شیخ محمد آصف صاحب 198 مین روڈ سیٹلائیٹ ٹاؤن سرگودھا
محترم محمد نصیب بٹ صدیقی صاحب نور ٹریڈرز جی پی او گوجر خان 0345-5585090	حافظ محمد سرفراز صدیقی صاحب محی الدین اسلامک سنٹر جہلم بوکن 0302-5803622
علامہ فیض الحق نقشبندی صاحب دارالعلوم محی الدین صدیقیہ چڑھوئی کوٹلی آزاد کشمیر 0346-5188653	محترم قیصر سبحانی صدیقی صاحب قیصر کلاتھ ہاؤس ٹانڈا روڈ کڑیاں والا گجرات 0301-6200622
راؤ محمد آصف صدیقی صاحب چیچہ وطنی 0345-7568633	

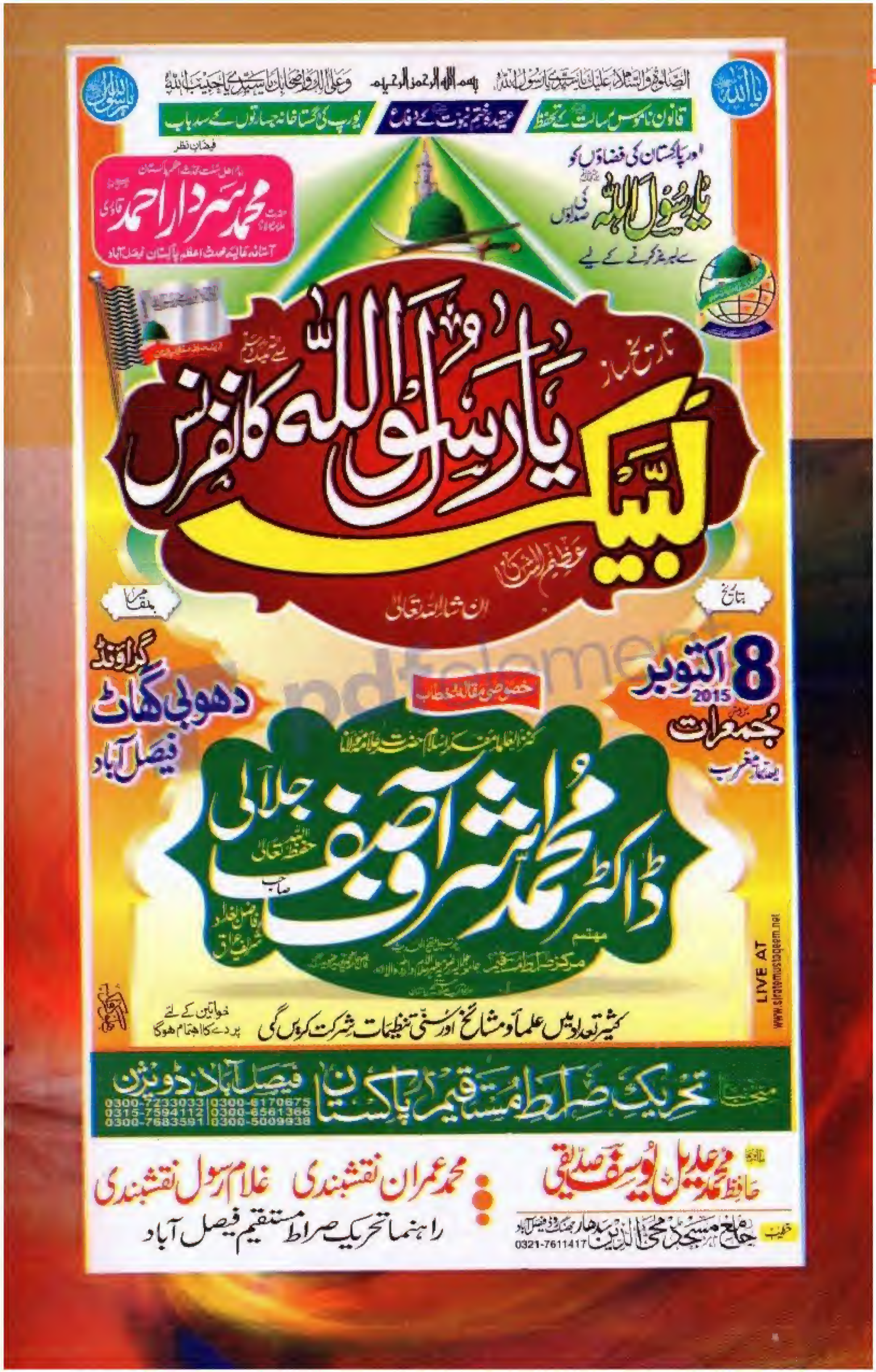

بسم اللہ الرحمن الرحیم
قانون ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ
عقیدہ ختم نبوت ﷺ کے دفاع
یورپ کی گستاخانہ جسارتوں کے سدباب
فیضانِ نظر
محمد سردار احمد قادری
آستانہ عالیہ محدث اعظم پاکستان فیصل آباد
اور پاکستان کی فضاؤں کو
یارسول اللہ ﷺ کی صداؤں
سے لبریز کرنے کے لیے
تاریخ ساز
لبیک یارسول اللہ ﷺ کانفرنس
عظیم الشان
ان شاء اللہ تعالیٰ
بتاریخ
بمقام
8 اکتوبر 2015
بروز جمعرات
بعد نماز مغرب
گراؤنڈ
دھوبی گھاٹ
فیصل آباد
خصوصی مقالہ خطاب
ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب
حفظہ اللہ تعالیٰ
مہتمم
فاضل بغداد شریف عراق
LIVE AT
www.siratemustaqeem.net
کثیر تعداد میں علماء و مشائخ اور سنی تنظیمات شرکت کریں گی
خواتین کے لئے پردے کا اہتمام ہوگا
منجانب
تحریک صراط مستقیم پاکستان فیصل آباد ڈویژن
0300-7233033 | 0300-6170675
0315-7594112 | 0300-6561366
0300-7683591 | 0300-5009938
حافظ محمد عدیل یوسف صدیقی
خطیب جامع مسجد محی الدین
0321-7611417
محمد عمران نقشبندی
غلام رسول نقشبندی
راہنما تحریک صراط مستقیم فیصل آباد